REGD NO-L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ
۲۰ صفر ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۶ ظہور ۱۳۳۸ ہش | ۲۶ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۰۱

مغربی پاکستان میں معیاری یورینیم کی دریافت

لاہور ۲۵؍ اگست۔ مسٹر ابوالقاسم خاں وزیر صنعت نے اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے کہ مغربی پاکستان میں یورینیم کی سب سے اچھی قسم دریافت ہوئی ہے۔ آپ نے کہا کہ آئندہ موسم سرما میں طبقات الارض کے فرانسیسی ماہر پاکستان آئیں گے۔ اور وہ یورینیم کی کانوں کا مفصل سروے کریں گے۔ یاد رہے دو سال قبل اقوام متحدہ کے ایک ماہر نے یہ انکشاف کیا تھا۔ کہ ضلع ہزارہ میں یورینیم کی سب سے اچھی قسم کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ بعد میں مغربی پاکستان کے ایک سابق وزیر اعلیٰ نے بھی اسی مفہوم کا اعلان کیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ کوئٹہ اور قلات ڈویژنوں میں بھی یورینیم کی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ آج صبح سے کچھ بے چینی ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ کراچی

کراچی ۲۵؍ اگست۔ بوقت ۸½ بجے صبح (بذریعہ فون)

کل صبح دس بجے حضور x Ray کرانے کے لئے ڈاکٹر جلال الدین صاحب کے کلینک پر تشریف لے گئے۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر رہی۔ شام کے وقت کچھ اعصابی ضعف کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ آج صبح سے کچھ بے چینی ہے احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ساڑھے آٹھ بجے صبح۔ کراچی ۲۵؍ اگست ۱۹۵۹ء

سیلاب زدگان کے لئے تین لاکھ کا چیک

کراچی ۲۵؍ اگست۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لئے قائد اعظم ریلیف فنڈ سے تین لاکھ روپے کا چیک مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان کو دیا ہے۔ تاکہ مہاجر اور مقامی کی تخصیص کے بغیر متاثرہ اشخاص کی امداد کی جاسکے۔ صدر مملکت نے اگست کے دوسرے ہفتے میں مغربی پاکستان کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا تھا۔ مسٹر اختر حسین نے اس رقم کے لئے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا۔ کہ اس سے متاثرہ لوگوں کے مصائب رفع کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

متحدہ عرب جمہوریہ تیل برآمد کرے گا

قاہرہ ۲۵؍ اگست۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر صنعت مسٹر عزیز صدقی نے بتایا کہ ۱۹۶۳ء تک تیل کی سالانہ پیداوار بڑھ کر ۶۵ لاکھ ٹن ہو جائے گی اور اس کا شمار بھی تیل برآمد کرنے والے ملکوں میں ہونے لگے گا۔

بھارت پانچواں ٹیسٹ میچ ہار گیا

لنڈن ۲۵؍ اگست۔ انگلستان نے کل بھارت کو اوول میں پانچویں روز آخری ٹیسٹ میچ میں ایک اننگز اور ۲۷ رنز سے شکست دیدی۔ اور اس طرح اس نے بھارت کے خلاف ٹیسٹ میچوں کے موجودہ سلسلہ میں سارے ٹیسٹ میچ جیت لئے ہیں۔

صدر ایوب اور پنڈت نہرو کی ملاقات یکم اکتوبر کو پالم کے ہوائی اڈہ پر ہوگی

بھارت کی وزارت خارجہ کا اعلان

نئی دہلی ۲۵؍ اگست۔ بھارتی وزارت خارجہ کے اعلان کے مطابق صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں اور پنڈت نہرو کی ملاقات یکم ستمبر کو پالم کے ہوائی اڈے پر ہوگی۔ اس دن صدر پاکستان کراچی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے ایک گھنٹہ تک اس ہوائی اڈے پر ٹھہریں گے۔ مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان صدر کے ہمراہ ہوں گے۔ اکتوبر کے انقلاب کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ پاکستان اور بھارت میں اعلیٰ سطح کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

دادو میں متروکہ املاک کی مستقل الاٹمنٹ

حیدرآباد ۲۵؍ اگست۔ دادو میں متروکہ املاک کے مالکانہ حقوق منتقل کرنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ آج ۴۴ مکانات اور دوکانیں دعویدار مہاجروں کو تفویض کی گئیں۔ آئندہ ۵۰ دوکانیں اور مکانات کے مالکانہ حقوق ہر روز تفویض کئے جائیں گے۔

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایر (آرٹس) کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۵۹ء سے شروع ہوگا۔ داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم مع کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ۳۰؍ اگست تک دفتر ہذا میں بھیج جانی چاہئیں (فارم داخلہ کالج آفس سے حاصل کریں) مستحق اور اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والی طالبات کو وظائف اور فیس کی مراعات دی جاتی ہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۵۹ء

قرآن کریم کا فیصلہ

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے متعلق جہاں اور اوصاف بیان کئے ہیں۔ وہاں ان کی نشانی یہ بھی بتائی ہے کہ

وقولهم على مريم بهتاناً عظيماً ۔ وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله

یعنی یہودی وہ ہیں جنہوں نے حضرت مریم صدیقہ پر نعوذ باللہ بدکاری کا بہتان لگایا۔ اور جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نہ صرف انکار کیا بلکہ بزعم خود اس کو صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کو یہودیوں کے انہی الزامات سے بری کرنے کے لئے قرآن کریم میں جابجا ان کے تقدس اور ان کے تقوے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ بیس صدیوں سے متواتر عیسائیوں اور یہودیوں میں یہ جھگڑا چلا آتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی کوئی شے نہیں۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کوئی شے نہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ جو شخص بھی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو نیک اور خدا رسیدہ ولی اللہ تسلیم کرتا ہے۔ خواہ وہ نسلی اسرائیلی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ یہودیوں کے اس خاص زمرہ میں سے از روئے قرآن مجید خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایسے شخص کو یہودیوں میں شامل سمجھنا صرف ایسے ہی آدمی کا کام ہو سکتا ہے۔ جس نے یہودیوں کے متعلق قرآن مجید کا مندرجہ بالا فیصلہ نہ سنا ہو۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔

فآمنت طائفة من بني اسرائيل وكفرت طائفة

یہ درست ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آیا تھا۔ اور نسلاً وہ بنی اسرائیل ہی تھے لیکن ان کو بہر حال یہودی نہیں کہا جائیگا۔ بلکہ بنی اسرائیل کا وہ طائفہ جو ایمان نہیں لایا تھا۔ از روئے قرآن کریم صرف وہ طائفہ یہودی کہلاتا ہے۔ جس نے حضرت مریم پر بہتان باندھا۔ اور بزعم خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا۔ اس طرح نسل کی بناء پر نہیں۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے اور نہ ماننے کی بناء پر کوئی فرقہ یہودی یا عیسائی کہلائے گا۔

اب اگر آج کوئی شخص یہ دعوے کرتا ہے۔ کہ فلاں شخص یا فلاں طائفہ یہودیوں کے اس طائفہ میں جس نے بہتان لگایا۔ اور بزعم خود قتل کیا۔ گو وہ حضرت مریم کو پاکباز اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیک ولی اللہ بلکہ نبی اللہ مانتا ہے۔ تو ایسے شخص کے متعلق سوائے اس کے کہ کہا جائے کہ یا تو وہ نہایت سادہ دل ہے یا پرلے درجہ کا ضدی ہے۔ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

ہمیں قطعاً اس بات سے غرض نہیں ہے کہ فلاں اس شخص یا گروہ کے متعلق کیا کہتا ہے۔ یا اس کے متعلق جو خود اس کی اپنی حکایت آتی ہے۔ وہ کیا کہتی ہے۔ ہم نے تو قرآن کریم کے رو سے فیصلہ کرنا ہے۔ اور قرآن کریم کا فیصلہ یہ ہے کہ

"بنی اسرائیل کا ایک طائفہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں لایا تھا۔ وہ وہی تھا جو نعوذ باللہ آپ کی والدہ محترمہ اور آپ پر بہتان لگاتا تھا۔ اور جو شخص یا گروہ ایسے طائفہ میں شامل ہے۔ اس پر یہ گمان کرنا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیک ولی اللہ بلکہ نبی اللہ مانتا تھا۔ بہت ہی بڑی جہالت اور عقل سے عاری ہونے کا ثبوت ہے۔

آج بھی یہودی خود اور ساری دنیا یہود کے متعلق یہی مانتی ہے۔ جو کچھ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل میں سے وہ لوگ ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نہ صرف انکار کرتے ہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ آپ اور آپ کی والدہ محترمہ پر بہتان باندھتے ہیں اس کا صریح نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ ایک شخص یا گروہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کی والدہ پر نہ صرف یہ بہتان نہیں لگاتا۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیک ولی اللہ۔ حتی کہ نبی اللہ مانتا ہے۔ کہ وہ اور جو کچھ بھی ہو ہو مگر وہ ہرگز یہودی نہیں ہو سکتا۔ یعنی اس طائفہ میں سے نہیں ہو سکتا۔ جس کو عیسائی اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ اور جس کے متعلق قرآن کریم نے یہ امتیاز پیش کیا ہے۔ کہ وہ ان پاکباز ماں بیٹوں پر بہتان باندھتے ہیں۔

اب عنانیہ فرقہ کے متعلق ایک بھی ایسا حوالہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ فرقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیک نہیں مانتا تھا۔ ایک ذرا سی عقل رکھنے والا انسان بھی ایسے فرقہ کو قرآن کریم کی شہادت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہودیوں کا فرقہ تسلیم نہیں کر سکتا۔ خواہ تمام دنیا کی کتابیں اس کو یہودی فرقہ بیان کریں کیونکہ نہ صرف از روئے قرآن کریم بلکہ عیسائیوں اور دیگر لوگوں کے نزدیک بھی یہود بنی اسرائیل کا وہ طائفہ ہے۔ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نہ صرف انکار کیا تھا۔ بلکہ آپ پر اور آپ کی والدہ پر نعوذ باللہ نہایت گندہ بہتان لگایا تھا۔ اور جس پر وہ آج تک قائم چلا آتا ہے۔

جن وجوہات کی بناء پر بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ عنانیہ یہود کا فرقہ تھا وہ دراصل یہ ہے کہ وہ یہودی النسل تھے۔ اور موسوی شریعت کی پابندی لازم قرار دیتے تھے۔ اور بعینہٖ عیسائیوں کی طرح دوسرے نسلی یہودیوں سے تعلقات اور میل جول رکھنے کی خواہش اور نمائش بھی ملحوظ رکھتے تھے۔ عنانیہ کی طرح اور بھی بنی اسرائیلی عیسائی فرقے تھے۔ جو اصل یہود فرقہ کے علی الرغم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیک ولی اللہ اور نبی اللہ تک مانتے تھے۔ مگر اصل یہود سے ہم نسلی کی بناء پر تعلقات رکھتے تھے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے وضاحت کی ہے ایسے فرقوں کو انگریزی میں Judaizing Christian Sects کے مجمل نام سے پکارا جاتا ہے۔ یعنی وہ عیسائی فرقے جو شریعت موسوی کی پابندی لازم قرار دیتے ہیں۔ چونکہ یہ فرقے پولوی عیسائیت سے اختلافات رکھتے تھے۔ اس لئے پولوی عیسائی فرقوں کو Heretics (بدعتی) فرقے سمجھتے تھے۔ اور جو ان میں یہودی النسل تھے بعض دفعہ ان کو یہودی فرقہ بھی کہہ دیتے تھے۔ حالانکہ وہ حضرت عیسیٰ کو نیک ولی اللہ یا نبی اللہ ماننے کی وجہ سے اصل یہودی طائفہ میں جس کی وضاحت قرآن کریم نے کی ہے شامل نہ تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اصل عیسائی تو یہی تھے۔ پولوس نے تو عیسائیت کی ہیئت کذائی ہی بدل کر رکھ دی تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوزیشن کے متعلق ان فرقوں میں باہم بڑے بڑے اختلافات تھے۔ کوئی فرقہ آپ کو محض موسوی شریعت کا مصلح سمجھتا تھا۔ کوئی آپ کو صرف ایک نیک انسان مانتا تھا اور کوئی آپ کو نبی اللہ مانتا تھا۔ مگر یہ تمام فرقے ایک بزرگ بجاں تھے۔ اور وہ یہ کہ وہ تمام کے تمام یہودی النسل تھے۔

اور موسوی شریعت کو بعض اختلافات کے باوجود جامۂ عمل پہنانا ضروری سمجھتے تھے۔ اس ضمن میں دوسری بات جس کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ باوجود ان فرقوں کے باہمی اختلافات کے ان میں امتیاز کرنا بعض دفعہ سخت مشکل ہو جاتا تھا۔ اور اس لئے محققین آج تک ان فرقوں کے درمیان ایسے خطوط امتیاز کھینچنے میں ناکام رہے ہیں۔ جس سے ہر ایک فرقہ کی پوزیشن علیحدہ علیحدہ بالکل آئینہ ہو جاتی ہو۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ایسے آثار اور مواد بہت کم موجود ہیں جن سے ہر ایک کی صحیح پوزیشن معلوم ہو سکے۔

جہاں تک مسلمان محققین کا عنانیہ فرقہ کے متعلق فیصلہ ہے۔ ہمارے نزدیک جو حوالے مولوی ابوالعطاء صاحب نے پیش کئے ہیں بہترین ہیں اور اس فرقہ کے مالہ وما علیہ کے تعین میں وہ بڑے کار آمد ہیں۔ خاص کر ذیل کا حوالہ جو ہم یہاں نقل کر دیتے ہیں :-

"فرقہ عنانیہ۔ یہ لوگ عنان بن داؤد راس الجالوت کی طرف منسوب ہیں۔ یہ باقی یہود سے سبت اور عیدوں کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں۔ اور پرندے ہرن اور مچھلی کھاتے ہیں۔ گردن کے الٹی طرف سے ذبح کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے مواعظ اور تمثیلی بیانات کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان کا مذہب ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے تورات کی ذرہ بھر مخالفت نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے اسے قائم کیا ہے۔ اور لوگوں کو اسی پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل میں سے تورات کے تابع اور حضرت موسیٰ پر ایمان لانے والے تھے۔ ہاں یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کی نبوت اور رسالت کو نہیں مانتے۔ ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ہرگز دعوے نہ کیا تھا وہ خدا کے بھیجے ہوئے نبی ہیں۔ یا یہ کہ وہ موسوی شریعت کو منسوخ کرنے والی شریعت لائے ہیں۔ بلکہ عیسیٰؑ برگزیدہ اولیاء اللہ میں سے تھے جو احکام تورات کے ماہر تھے۔ انجیل ان پر نازل شدہ کتاب نہیں۔ اور نہ وہ خدا کی وحی ہے۔ بلکہ وہ ان کے حالات کا از ابتداء تا آخر ایک مجموعہ ہے جو چار حواریوں نے جمع کیا ہے وہ کتاب منزل کیسے ہو سکتی ہے۔ فرقہ عنانیہ والے کہتے ہیں کہ یہودیوں نے حضرت مسیح پر ظلم و تعدی کیا کہ ان کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۳)

ہمارے لنڈن مشن کی تبلیغی سرگرمیاں

بااثر اور معزز طبقوں میں اثر و نفوذ۔ اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش

(از مکرم محمد نسیم صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ ڈی لنڈن۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

عرصہ ہوا جب میں بسلسلہ تعلیم لنڈن آیا تو اسوقت ہمارے سلسلہ کی مایہ ناز ہستی مکرمی مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم مسجد لنڈن کے امام تھے۔ اور مکرمی ملک غلام فرید صاحب نائب امام تھے۔ درد صاحب مرحوم کی مقناطیسی شخصیت اور قابلیت نے تھوڑے ہی عرصہ میں لنڈن مشن کو یہاں کے معزز طبقوں مثلاً ممبران پارلیمنٹ، پروفیسران اور صحافیوں وغیرہ میں بہت جلد روشناس کرا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لنڈن مشن کی تقاریب میں معزز ہستیاں شامل ہونے لگیں۔ بہت سی علمی، ادبی اور مذہبی سوسائٹیوں میں بھی ان بزرگوں نے کافی اثر پیدا کر لیا چونکہ درد صاحب مرحوم اور مکرمی ملک غلام فرید صاحب سے میرے بھی کافی مراسم تھے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ مجھے ان بزرگوں سے دوستی کا فخر حاصل تھا اس لئے مشن کے کاموں میں اکثر عملی حصہ لینے کا موقع بھی میسر آیا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک موقع پر جب درد صاحب مرحوم بوجہ علالت ایک سوسائٹی میں مضمون پڑھنے کے لئے نہ جا سکے۔ تو انہوں نے یہ خدمت میرے سپرد کی کہ میں ان کی طرف سے وہ مضمون پڑھ دوں۔ اسی طرح اور کئی اہم مشوروں میں مجھے شرکت کا موقع ملا۔ مکرمی درد صاحب کی لنڈن سے واپسی پر ہمارے سلسلہ کے ایک اور مخلص کارکن مکرمی خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم لنڈن مشن کے انچارج ہوئے خانصاحب موصوف نے بہت محنت اور کوشش سے لنڈن مشن کے کام کو ترقی دی اور انہوں نے بحیثیت ممبر روٹری کلب یہاں کی روٹری کلبوں میں اسلام پر تقاریر کیں۔ جن کا بہت اچھا اثر ہوا۔ بلکہ اکثر روٹری کلبوں میں خانصاحب موصوف کو اب تک یاد کیا جاتا ہے۔

یہاں کے مشن کے فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے علاوہ دو اور اہم فرائض بھی ہیں۔ جو تبلیغ ہی کا جز سمجھے جا سکتے ہیں۔ اسلام کے متعلق اتنی غلط فہمی یہاں کے معزز اور تعلیم یافتہ طبقوں میں پائی جاتی ہے کہ حیرت ہوتی ہے اس کا پورا اندازہ یہاں آ کر لوگوں سے ملنے سے ہی ہو سکتا ہے اس غلط فہمی کو دور کرنا بھی تبلیغ کا ایک نہایت اہم جز ہے اس کے علاوہ یہاں کے مشن کے لئے جو لنڈن جیسے مرکزی مقام پر قائم ہے یہ بہت ضروری ہے کہ اس کے تعلقات یہاں کے ممبران پارلیمنٹ اخباروں اور علمی اور تعلیمی اداروں سے ہوں۔ میں جب تعلیم سے فارغ ہو کر واپس ہندوستان گیا تو مجھ کو بہت اطمینان اور خوشی تھی۔ کہ یہاں کے مشن کی قیادت جن بزرگوں کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے نہ صرف اس کی بنیاد بہت اچھی طرح قائم کر دی ہے بلکہ بہت اچھی روایات کا بھی آغاز کر دیا ہے۔

ایک مدت اور زمانہ گذرنے کے بعد حالات سے مجبور ہو کر میں اپریل ۱۹۵۵ء میں دوسری بار لنڈن آیا۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لنڈن کی تشریف آوری سے تقریباً دو مہینہ پہلے پہنچا۔ اسوقت موجودہ امام مکرمی مولود احمد صاحب کو یہاں کے مشن کا چارج لئے ہوئے شاید دو ماہ ہوئے تھے۔ حضور نے انہیں فرمایا کہ مشن میں پندرہ روزہ میٹنگ کا انتظام کریں اور انہیں مختلف مذاہب کے مقرروں اور نمائندوں کو بلا کر تقریریں کرائیں۔ اور اس کے بعد ممبروں کو سوال کرنے کا موقع دیا جائے اور حسب موقع اسلام کے نظریہ کو پیش کیا جائے چنانچہ حضرت صاحب کی موجودگی میں دو اجلاس ہوئے۔ اس کے بعد سے ان میٹنگوں کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے اس میں نہ صرف احباب جماعت بلکہ غیر مسلم حضرات بھی کافی حصہ لیتے ہیں۔ اور ان میٹنگوں نے یہاں کے علمی اور دیگر بااثر حلقوں میں ایک امتیازی حیثیت حاصل کر لی ہے۔

یہاں کے مخصوص حالات کے مطابق مکرمی مولود احمد خانصاحب نے روٹری کلبز، یونیورسٹیوں، دیگر تعلیمی اور مذہبی اداروں میں کثرت سے اسلام کے متعلق تقریریں کی ہیں۔ اور ان کو یہاں کے اکثر اداروں سے خراج تحسین بھی ملا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے اسکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں کے لڑکے اور لڑکیاں اپنے اساتذہ کی معیت میں ہمارے مشن میں آتے ہیں مسجد کو دیکھنے اور پھر ان کو اسلام کے متعلق مولود احمد خانصاحب جو باتیں بتاتے ہیں ان کا بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ جب میں ایک اسکول کے تقسیم انعامات کے جلسہ میں گیا تو اسمیں ہیڈ ماسٹر اور دیگر اساتذہ نے اسکول کے کام کے متعلق تقریریں کیں۔ بہت خوشی سے اس امر کا اظہار کیا کہ ہماری تاریخی سوسائٹی کا ایک وفد مسجد لنڈن گیا تھا۔ اور وہاں امام صاحب نے ان کو مسجد دکھائی اور اسلام کے متعلق بہت سی باتیں بتائیں اسی طرح لڑکیوں کے اسکولوں کی طالبات کی کئی پارٹیاں اپنی استانیوں کے ساتھ مسجد دیکھنے آئیں اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ مکرمی امام صاحب کو ایک دفعہ ایک گرجا میں اسلام کے متعلق تقریر کرنے کے لئے بلایا گیا۔ تقریر کے بعد حاضرین میں سے ایک لیڈی مسز بل نے ہماری مسجد کا پتہ نوٹ کر لیا۔ اور پھر انہوں نے باقاعدہ ہماری پندرہ روزہ میٹنگ اور لجنہ کی میٹنگ میں آنا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے شوہر کو ہدایت دی اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اور اب یہ دونوں بہت خلوص سے جماعت کے کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔ گذشتہ رمضان میں دونوں نے روزے رکھے اسی طرح اور کئی یورپین اور کچھ ٹرینیڈاڈ کے مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے مشن کے کام میں مزید ترقی دے اور کثرت سے یہاں کے لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مجھے اپنے چار سالہ قیام میں یہ دیکھ کر بھی بہت خوشی ہوئی۔ کہ مشن میں کئی ممالک کے سفراء۔ یہاں کے ممبران پارلیمنٹ، میئر وغیرہ اکثر تقاریب میں شامل ہوئے اور اب خدا کے فضل سے اس مشن نے ایک

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے

"چاہیئے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔ توبہ سے یہ مراد ہے کہ ان تمام بدکاریوں اور خدا کی نارضامندی کے باعثوں کو چھوڑ کر ایک سچی تبدیلی کریں اور آگے قدم رکھیں اور تقویٰ اختیار کریں اس میں بھی خدا کا رحم ہوتا ہے۔ عادات انسانی کو شائستہ کریں غضب نہ ہو تواضع اور انکسار اسکی جگہ لے لے۔ اخلاق کی درستی کیساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو ویطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً ویتیماً واسیراً الخ یعنی خدا کی رضا کیلئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہم دیتے ہیں۔ قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو۔ اور صدقات دیتے رہو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کیساتھ تم سے معاملہ کرے"

(ملفوظات جلد ۱۱۹ صفحہ ۲۰۰)

چھی شہرت حاصل کر لی ہے۔

اسلام سے متعلق یہاں کے اچھے حلقوں کی لاعلمی کا کچھ اندازہ ان دو مثالوں سے ہو سکتا ہے۔ جو خود مجھے پیش آئیں۔ ایک دفعہ ٹیلی ویژن پر شاہ آرتھر کے زمانہ کے گول میز کے نائٹ کے کارناموں کو دکھاتے ہوئے ایک سین میں یہ دکھایا کہ ایک عورت کمرے سے یہ کہہ کر باہر گئی کہ نعوذ باللہ میں محمد کے لئے نماز پڑھنے جاتی ہوں اور پھر انگریزی کی ایک نہایت غیر موزوں مثل بیان کی۔

میں نے فوراً ٹیلی ویژن کے ارباب حل و عقد کو لکھا کہ مجھے نہایت تعجب اور افسوس ہے کہ آپ لوگوں کو اسلام کے متعلق یہ بھی نہیں معلوم کہ مسلمان خدا کے لئے نماز پڑھتے ہیں نہ اپنے رسول کے لئے اور دوسرے جو مثل استعمال کی ہے اس سے مسلمانوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ اور یہاں کے پاکستان ہائی کمشنر کو میں نے لکھا کہ چونکہ اسلام اور آنحضرت کی توہین کا سوال ہے اس لئے آپ کو بھی اس کے متعلق احتجاج کرنا چاہیئے اور مکرمی امام صاحب نے بھی انہیں توجہ دلائی کہ میرے پاس ان کا جواب آیا کہ آپ چاہیں کو یاد ہ۔ مگر ہمارے پاس سوائے اس کے کہ ہم اسلام سے ناواقف ہیں اور کوئی عذر نہیں ہے اور ہم کو بہت افسوس ہے کہ مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہنچا۔ اور ہم صدق دل سے معذرت کرتے ہیں۔ یہ اس ادارہ کا حال ہے جہاں کے پروگرام وغیرہ کے منتظمین اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ اگلے گئے مہینہ بعد جب شاہ آرتھر کا یہ واقعہ پھر دکھایا تو وہ سین جن پر میں نے اعتراض کیا تھا کاٹ دیا گیا تھا۔

میری ایک لڑکی کے کورس میں ایک تاریخ کی کتاب تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بنائی گئی تھی۔ میں نے اس کے پبلشر کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بنانے پر مسلمانوں کو سخت اعتراض ہوتا ہے اور ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں بھی اس پبلشر نے لکھا کہ ہمیں معلوم نہیں تھا اس سے مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہنچتا ہے اور ہم افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور آئندہ ایڈیشن میں ہم اس تصویر کو نکال دیں گے۔

یہاں کے اور یورپ کے حالات کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو سکتا ہے کہ تبلیغ کا کام کتنا مشکل ہے اور کتنی غلط فہمیاں اسلام کے متعلق یہاں کے اچھے اور پڑھے لکھے طبقہ میں پائی جاتی ہیں جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں ان غلط فہمیوں کو دور کرنا بھی تبلیغ کا ایک اہم حصہ ہے۔ اور یہ اس ملک کے روایات اور حالات کو دیکھتے ہوئے اسی طرح ہو سکتا ہے کہ کلبوں۔ کالجوں اسکولوں اور مذہبی اور دیگر اداروں میں جا کر تقریریں کی جائیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ اسلام کے متعلق غلط فہمی دور کی جائے۔ میرے اس مضمون کا محرک ہمارے مشن کے اجلاسوں میں ایک نومسلم اور ایک غیر مسلم کی تقریریں ہیں۔ جنہوں نے اس امر پر زور دیا تھا کہ اس ملک میں اسلام کے متعلق زبردست غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ جنہیں دور کرنے کی ہر ممکن کوشش ہونی چاہیئے۔

درخواست دعا:۔ میں عرصہ سے بیمار ہوں۔ میری صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرماویں۔ آمین

(محمد شفیع از ڈسکہ)

درخواستہائے دعا

۱:۔ میں جوڑوں کے درد سے صاحب فراش ہوں احباب کرام میری صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(صوبیدار محمد یعقوب بھیدوی)

۲:۔ بندہ آج کل سخت مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان اور نیز احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات اور پریشانیاں دور فرما دے۔

(عبدالرحیم بٹ احمدی نیا محلہ عیدگاہ جہلم)

۳:۔ میرے والد محترم چوہدری دولت خان صاحب بوجہ بلڈ پریشر عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرما کر مشکور فرماویں۔

(شریف احمد ڈویژنل انجینئر ناظم آباد کراچی)

۴:۔ میری ہمشیرہ عرصہ سے ٹائیفائیڈ سے بیمار ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد شفایاب فرما دیں۔

(ناصر احمد ارشد احمدی ننکانہ صاحب)

۵:۔ محترم بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت دلیہ ماہ کھنڈ کو چند روز ہوئے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ تاحال آرام نہیں آیا احباب انکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرماویں۔ (خورشید احمد عفی عنہ انسپکٹر بیت المال)

جامعہ احمدیہ کے لئے احباب کراچی کے عطیہ جات

اللہ تعالیٰ کا ہی احسان و فضل ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کے افراد کے قلوب میں جامعہ احمدیہ کے لئے ایسا خلوص بخشا ہے کہ جب بھی سلسلہ کی ضروریات جماعت کے مخلصین کے سامنے پیش کی گئیں۔ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے سلسلہ کی ضروریات کو ہی اہمیت دی۔

جامعہ احمدیہ جماعت احمدیہ کا واحد تبلیغی ادارہ ہے جس کے فارغ التحصیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج اکناف عالم میں اسلام کا پرچم بلند کئے ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جماعت کے ہر فرد کو اپنے اس ادارے میں ذاتی دلچسپی لینی چاہیئے۔

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ابھی تک جامعہ احمدیہ کی عمارت بھی مکمل نہیں ہے اور ہوسٹل کے لئے ابھی پختہ عمارت نہیں بن سکی۔ اس لئے جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کے بعض وفود مختلف جماعتوں میں بھجوائے گئے تھے۔ چنانچہ مخلصین جماعت نے اپنے اس ادارہ کے لئے جو عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کی فہرست وقتاً فوقتاً اخبارات میں شائع ہوتی رہی ہے کراچی کی جماعت کی طرف سے جو عطیہ جات موصول ہوئے ہیں۔ ان کی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ میں امیر جماعت احمدیہ کراچی محترم شیخ رحمت اللہ صاحب اور مولانا عبدالمالک خانصاحب کا بالخصوص شکرگذار ہوں جنہوں نے وفد سے بے حد تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نمبر	نام	روپے
۱	محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	۵۰۰/-
۲	محترم چوہدری نبی احمد صاحب کراچی	۵۰۰/-
۳	محترم ملک بشیر احمد صاحب نیو ے ڈرائی کلینن کراچی	۵۰۰/- (تین صد وصول ہو چکے ہیں)
۴	محترم چوہدری احمد مختار صاحب المختار لمیٹڈ کراچی	۲۵۰/- روپے
۵	محترم سید محمد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی	۱۰۰/- "
۶	محترم رشید احمد صاحب پروپرائٹر قیصر ریسٹورانٹ کراچی	۱۰۰/- "
۷	محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب ستار انڈسٹریز کراچی	۱۰۰/- "
۸	محترم شیخ اعجاز احمد صاحب کراچی	۱۰۰/- "
۹	محترم سردار بشیر احمد صاحب کراچی	۱۰۰/- "
۱۰	محترم ملک جلال الدین صاحب کراچی	۱۰۰/-

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

سپاس تعزیت

حضرت والدہ محترمہ کے انتقال پر جن کا وجود ہمارے خاندان کے لئے ایک بزرگ اور مستجاب الدعوات خاتون ہونے کی حیثیت سے خدا تعالیٰ کی ایک بڑی بھاری نعمت تھا۔ جماعت کے بزرگوں، دوستوں اور اعزہ و اقارب نے بڑی کثرت کے ساتھ تعزیتی خطوط ارسال فرمائے ہیں جن کا سلسلہ تاحال جاری ہے اور ہر دوست نے اپنے اپنے رنگ میں نہایت محبت اور اخلاص کے ساتھ اس غم میں اظہار ہمدردی فرماتے ہوئے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائی ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ کرم اس صدمہ میں ہماری غمخواری فرمائی اور حضرت والدہ صاحبہ مکرمہ کے حالات حضور رحمہ سے دریافت فرماتے رہے۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام بزرگ افراد نے اظہار ہمدردی فرمایا اور ان کی تعزیت ہمارے لئے تسکین کا باعث ثابت ہوئی ہیں ان تمام مخلص بزرگوں۔ دوستوں اور دلی محبوں کا اپنی طرف سے اور اپنے تمام بھائیوں اور رشتہ داروں کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والد ماجد محترم مولوی فخر الدین صاحب پنشنر مرحوم کا نومبر ۱۹۴۶ء میں قادیان میں انتقال ہو گیا تھا اور والدہ ماجدہ کا اس سال انتقال ہو گیا۔ بزرگ والدین کا وجود نہ صرف اولاد کے لئے بلکہ تمام خاندان کے لئے ایک نقطۂ اتحاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ احباب سے دوست جہاں یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان جانے والے بزرگوں کی ارواح طیبہ پر اپنی رحمتیں نازل کرے وہاں یہ بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان بزرگ والدین کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہماری نیکیاں ان کے رفع درجات کا موجب ہوں اور ان کی دعائیں ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے قرب کے دروازے کھولنے والی ہوں۔

(محمد یعقوب مولوی فاضل، انچارج شعبہ زود نویسی)

ایک خادم خلق سے ملاقات

منقول از روزنامہ نوائے وقت ۱۷ر اگست ۱۹۵۹ء

(۲)

اسلامیہ ہائی سکول

"میں اور میرے رفقاء مولوی جلال الدین اور چوہدری باغ علی نہایت تندہی سے اعزازی طور پر اس سکول کی خدمت سر انجام دیتے رہے حتیٰ کہ ہم نے ۱۹۱۱ء میں اسے اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کا درجہ دلا دیا۔ اس پر ضلع لائلپور میں ہماری خدمات کا شہرہ ہوا تو صوبائی محکمہ تعلیم نے ۱۹۱۲ء میں ہمارے سکول کو تسلیم کر کے ہمارے لئے سالانہ گرانٹ مقرر کر دی

"انہی دنوں ایک نوجوان مسٹر یعقوب خاں اسلامیہ کالج لاہور میں زیر تعلیم تھے۔ مجھے کسی نے بتایا کہ پٹھان نوجوان قومی خدمت کا جذبہ رکھتا ہے۔ اس لئے اسے کسی نہ کسی طرح اپنے سکول کا ہیڈ ماسٹر مقرر کرنا چاہیئے میں اس اطلاع پر لاہور آیا اور یہاں کئی دن تک منت خوشامد کرنے کے بعد یعقوب خاں کو بطور ہیڈ ماسٹر اپنے گاؤں لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ انہوں نے ہمارے سکول کی بہت خدمت کی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد وہ اپنی انجمن کے کہنے پر واپس لاہور آ گئے

"تاہم ہمارا سکول بدستور ترقی کرتا گیا یہاں تک کہ ہم خدا کے فضل و کرم سے ۱۹۲۱ء میں اسے ہائی سکول کا درجہ دلانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس موقع پر مسٹر یعقوب خاں کی خدمات دوبارہ حاصل کی گئیں اور وہ ۱۹۲۶ء تک اسلامیہ غوثیہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے گرانقدر خدمات سر انجام دیتے رہے یہ مسٹر یعقوب خاں وہی ہیں جو کچھ عرصہ قبل لاہور کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایڈیٹر تھے۔ اور آجکل لندن کی ووکنگ مسجد میں امامت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

نئی عمارت اور نیا ہیڈ ماسٹر

مسٹر یعقوب خاں جب ۱۹۲۶ء میں ہیڈ ماسٹر کے عہدہ سے باعزت طور پر علیحدہ ہوئے تو سکول میں طلباء کا بے پناہ ہجوم ہونے کے باعث گاؤں سے باہر کھلی فضا میں نئی پختہ عمارت تعمیر کرنے کا خیال پیدا ہوا چنانچہ میں اس سلسلہ میں لائلپور کے ایک دوست اور مہربان سابق ڈپٹی کمشنر مسٹر ڈی مونٹ مورنسی کی امداد حاصل کرنے کے لئے شملہ گیا۔ وہ ان دنوں حکومت ہندوستان میں کسی اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے جب میں نے شملہ میں ان سے سکول کی نئی عمارات کی تعمیر کی ضرورت کا ذکر کیا تو انہوں نے بلا تامل لائلپور کے ڈپٹی کمشنر کے نام ایک خط دیا۔ میں یہ خط لے کر لائلپور آیا تو ڈپٹی کمشنر نے مسٹر ڈی مونٹ مورنسی کی سفارش کی بنا پر چند ہی دنوں میں ہمارے سے متصل کھلی فضا میں ساڑھے نو ایکڑ سرکاری اراضی بطور عطیہ انجمن اسلامیہ غوثیہ کو دے دی۔ چنانچہ ہم نے گردو نواح کے تیس دیہات سے کئی ماہ کی محنت کے بعد ہزار روپیہ چندہ جمع کیا اور اس طرح ۲۹-۱۹۲۸ء میں سکول اور ہوسٹل کی نئی عالیشان عمارت تعمیر کر لی گئی۔ مسٹر ڈی مونٹ مورنسی بعد میں پنجاب کے گورنر مقرر ہوئے۔

اس عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی تو مجھے کسی نے بتایا کہ "حکومت ہندوستان کے اکاؤنٹس آفس دہلی میں ایک نوجوان قاضی عطاء اللہ کام کرتے ہیں وہ ایم اے بی ٹی ہیں۔ اگر ان کی خدمات بطور ہیڈ ماسٹر حاصل کی جائیں تو یہ سکول بہت ترقی کرے گا۔" میں نے اس اطلاع کی بنا پر قاضی عطاء اللہ سے رابطہ پیدا کیا تو وہ جو سرکاری تنخواہ انہیں مل رہی تھی۔ اس سے آدھی تنخواہ پر سکول کی خدمت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ وہ فوراً سرکاری نوکری چھوڑ کر چک ۳۳۳ میں پہنچے اور وہاں ۱۹۲۹ء سے لے کر آج تک انتہائی قابل قدر تعلیمی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ وہ آج کل میرے انٹرمیڈیٹ کالج کے پرنسپل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی نگرانی میں یہ کالج بہت ترقی کرے گا۔ قاضی عطاء اللہ جیسے لوگ بہت کم ملتے ہیں۔ خدا انہیں جزائے خیر دے

اسلامیہ غوثیہ کالج

"میرا یہ ہائی سکول خدا کے فضل و کرم اور رفقاء کی شبانہ روز محنت کے باعث دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا چلا گیا اور بالآخر سارے ضلع لائلپور میں بہترین سکول شمار ہونے لگا۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد میرے سر میں یہ سودا سما گیا کہ اس سکول کو کالج بننا چاہیئے کیونکہ جو ہونہار غریب طلبہ اس سکول سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں وہ اپنے والدین کی اقتصادی مشکلات کے باعث شہروں میں جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کر سکتے

"میں نے اپنے اس جنون کا کئی سال تک دیوانہ وار پراپیگنڈا کیا۔ حتیٰ کہ میں اپنے متعدد خیر خواہوں کے تعاون سے ۱۵ر ستمبر ۱۹۵۸ء کو اس سکول کو انٹرمیڈیٹ کالج کا درجہ دلانے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن اس کے فوراً ہی بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ اس کالج میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کے لئے سامان کیسے مہیا کیا جائے۔

"میں نے اس مسئلہ پر دن رات غور کیا اور بالآخر میں نے انگلستان میں مقیم اپنے دو بیٹوں نور محمد اور مصطفےٰ کمال کو خط لکھا انہوں نے سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہوائی جہاز کا واپسی ٹکٹ لے کر مجھے بھیج دیا۔ اور میں اپنے کالج کے لئے سائنس کا سامان خریدنے کا عزم لے کر ۱۰ر جنوری ۱۹۵۹ء کو عازم انگلستان ہو گیا

ڈاکٹر عبد السلام

میں انگلستان ۱۱ر جنوری کو پہنچا اور وہاں پہنچتے ہی میں نے محب وطن پاکستانی باشندوں سے اسلامیہ غوثیہ کالج کے نام پر چندہ جمع کرنے کی مہم شروع کر دی۔ اور تین چار ماہ تک سابق حکمرانوں کے وطن میں قریہ قریہ پھرتا رہا۔ وہاں اکثر پاکستانیوں نے میری پچاسی سالہ عمر میں جواں ہمتی سے متاثر ہو کر میری چندہ کی اپیل پر لبیک کہا۔ ان کے علاوہ برطانیہ کے بعض اخبارات نے بھی میری کوششوں کی تعریف کی۔

ان دنوں مجھے کسی نے بتایا اگر میں پاکستانی پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کا تعاون حاصل کر لوں تو سائنس کے سامان کی بہم رسانی کا مسئلہ بہت جلد حل ہو جائے گا۔

"چنانچہ میں ۲۷ر مئی ۱۹۵۹ء کو رات کے ۹ بجے ضلع جھنگ کے چوہدری محمد حسین کے بیٹے ڈاکٹر عبد السلام پروفیسر لنڈن یونیورسٹی کے مکان پر گیا۔ وہاں میں نے اسلامیہ غوثیہ کالج کے لئے تعاون کی درخواست کی تو وہ موم کی طرح پگھل گئے۔ فوراً ساڑھے سات پونڈ دے کر انجمن اسلامیہ غوثیہ چک ۳۳۳ کے لائف ممبر بن گئے اور بعد ازاں انہوں نے میرے کالج کے لئے سائنس کا سامان مہیا کرنے کے سلسلہ میں جس جس طریقے سے امداد کی ہے اس کی تعریف نہیں کر سکتا۔ ان کی وجہ سے پاکستانی ہائی کمیشن کے افسروں نے بھی قابل تعریف حسن سلوک کا مظاہرہ کیا۔

پاکستان کو ڈاکٹر عبد السلام جیسے سپوت پر ناز کرنا چاہیئے۔ ایسے بیٹے روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

"میں انگلستان کا پانچ چھ ماہ کا دورہ کرنے کے بعد فخر و انبساط کے جذبات سے کر واپس آیا ہوں۔ کالج میں سائنس کی تعلیم کے لئے مطلوبہ سامان خریدا جا چکا ہے۔ جو عنقریب چک نمبر ۳۳۳ میں پہنچ جائے گا۔ اور پھر میرے غوثیہ کالج میں سائنس کی جماعتیں شروع کر دی جائیں گی

آئندہ پروگرام

فقید المثال ہمت کے مالک سفید ریش ڈاکٹر فرید بخش اپنے تعلیمی کارناموں کی داستان یہاں تک سنا چکے۔ تو آپ نے ایک طویل سانس لیا اور قدرے توقف کے بعد کہا "میں نے جو سانس لیا ہے۔ یہ اطمینان کا سانس نہیں۔ میری روح کو اطمینان اس وقت ہو گا۔ جب اسلامیہ غوثیہ کالج سائنس یونیورسٹی کی شکل اختیار کرے گا

انجمن اور میں

انجمن اسلامیہ غوثیہ بفضل خدا آج کل مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ میں چک نمبر ۳۳۳ میں صرف پانچ ایکڑ زمین کا مالک ہوں۔ میرا کوئی اور ذریعہ آمدنی نہیں۔ اب انجمن ماشاء اللہ بڑی ہو گئی ہے اس لئے اب مجھ جیسا غریب آدمی اس کا عہدہ دار بننے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ تاہم میں نے انجمن کے ایک اعزازی ادنیٰ خادم کی حیثیت سے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ اور تا دم مرگ اپنی اس حیثیت پر قائم رہوں گا۔ انجمن نے ۱۹۱۴ء میں میرے لئے ایک سو روپے ماہوار تنخواہ مقرر کی تھی۔ مگر میں نے آج تک ایک پائی بھی وصول نہیں کی۔ اور نہ آئندہ کروں گا۔

"میری اولاد در اصل وہ تقریباً چھ ہزار بچے ہیں۔ جو اب تک اسلامیہ غوثیہ ہائی سکول سے فارغ التحصیل ہو کر باعزت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ میں نے اللہ کی پچاس سال تک کسی معاوضہ کے بغیر شب و روز خدمت کی ہے۔ اب میری عمر پچاسی سال ہے اور بظاہر قریب المرگ ہوں تاہم ——— میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے کہ جب تک چک ۳۳۳ کے اسلامیہ غوثیہ کالج میں ایم ایس سی کی جماعت کا آغاز نہیں ہوتا۔ اس وقت تک، تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ مجھے اپنے خدا پر پورا بھروسہ ہے۔ وہ میری زندگی کا یہ عزیز ترین نصب العین پورا کرے گا

ولادت

مولوی عبد اللطیف صاحب ابن شیخ رحمت اللہ صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے

خاکسار شیخ محمد یوسف احمدی

مسجد احمدیہ لائلپور

درخواست دعا

برادرم مکرم چوہدری محمد سلیم احمد صاحب، زمیندار ڈگری ضلع تھرپارکر آجکل بعض مشکلات سے دوچار ہیں۔ گذشتہ دنوں ۷ر مارچ کو ان کے ہاں چوری کی واردات ہو گئی تھی۔ ابھی ان کے نقصان کی تلافی نہیں ہوئی تھی کہ ۱۵/۱۶ اگست کی درمیانی شب کو پھر ان کے ہاں ایسی ہی واردات ہو گئی مالی نقصان اور اس قسم کے دیگر حالات کی وجہ سے انہیں خاصی پریشانی ہے۔

احباب سے ان کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد شفیع اشرف ربوہ

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے جاتے ہیں احباب نوٹ فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

چک ۳۲۷ H-R ضلع بہاولنگر

چوہدری طالع مند صاحب۔ پریذیڈنٹ
ڈاکٹر کریم اللہ صاحب سیکرٹری مال
چوہدری احسان اللہ صاحب " تعلیم

نبی سرروڈ ضلع تھرپارکر

ایم غلام رسول صاحب بھٹی پریذیڈنٹ
رفیق احمد صاحب بھٹی۔ سیکرٹری مال
منشی غلام محمد صاحب " امور عامہ
ڈاکٹر قمر احمد صاحب " اصلاح وارشاد
ڈاکٹر محمد رفیع خالد صاحب " تعلیم
چوہدری نکلی احمد صاحب " وصایا
چوہدری لطیف احمد صاحب " زراعت

چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر

چوہدری اب الدین صاحب پریذیڈنٹ
غلام قاسم صاحب مدرس سیکرٹری مال

میاں چنوں ضلع ملتان

چوہدری عبد المجید صاحب
دیوان سیکرٹری اصلاح وارشاد

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

حکیم محمد لطیف صاحب پریذیڈنٹ
شیخ رحمت اللہ صاحب سیکرٹری وصایا
مولوی محمد مراد صاحب " اصلاح وارشاد
" تعلیم
چوہدری ہارون رشید صاحب " زراعت

ملتان شہر

میاں غلام رسول صاحب سیکرٹری مال
" محاسب
چوہدری عبد الحفیظ صاحب " امور عامہ
ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم " اصلاح وارشاد
میاں محمد سعید صاحب " تعلیم
سیٹھ اللہ جوایا صاحب " وصایا
" آڈیٹر
چوہدری عبد الرحیم صاحب " ضیافت
حاجی محمد ابراہیم صاحب " زراعت

چک سکندر ضلع گجرات

میاں محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ
چوہدری فضل دین صاحب۔ سیکرٹری مال

احباب محتاط رہیں!

ایک نوجوان بنام میر شاہد جو اپنے آپ کو ایم اے بی کہتا ہے مختلف مقامات پر احباب جماعت کو دھوکہ دے رہا ہے۔ اپنے آپ کو مختلف پوزیشنوں میں پیش کرتا ہے۔ پہلے کہا کہ علاقہ میں کوئٹہ کی ایک فرم کا ایجنٹ ہوں۔ چار سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا ہوں پھر کہنے لگا میرا دفتر مال روڈ لاہور میں ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد شیخوپورہ میں اس نے بعض احمدی دوستوں کو کہا کہ میں یہاں اے۔ بی پی لگ گیا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح وہ احمدی احباب کو دھوکہ دے کر قرض حاصل کر لیتا ہے اور پھر دینے کا نام تک نہیں لیتا احباب اس سے محتاط رہیں۔ پتلا دبلا چھوٹے قد کا نوجوان ہے۔ رنگ سانولہ ہے عمر اندازاً پچیس تیس سال کے لگ بھگ ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) مکرم نبی بخش صاحب قریشی ساکن بھینی بانگر اچانک حرکت قلب بند ہونے سے مورخہ ۲۴ اگست ۵۹ء کو بوقت پانچ بجے شام وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ تہجد گذار تھے سادہ زندگی رکھتے تھے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے التماس ہے کہ وہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (محمد حسین ملازم کار ریڈیو پشاور چھاؤنی)

(۲) میرے والد چوہدری محمد دین صاحب لمبا عرصہ بیمار رہ کر بروز جمعہ مورخہ ۱۴/۸/۵۹ کو فوت ہو گئے۔ جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ جنازہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین (صلاح الدین احمدی بمقام خاص آنبہ ضلع شیخوپورہ)

(۳) مورخہ ۱۷ اگست ۵۹ء میری نانی صاحبہ اہلیہ شیخ میاں محمد اسمٰعیل صاحب ۱ول بوقت نو بجے صبح وفات پا گئی ہیں۔ جنازہ میں بہت کم آدمی شریک ہوئے تھے اس لئے احباب جماعت سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (محمد اکرام اطہر مڈل راہجھام)

علاقائی قائدین کی فوری توجہ کے لئے

انشاء اللہ العزیز اس سال بھی تربیتی کلاس کا انعقاد سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ سے قبل ہو رہا ہے اس سلسلہ میں قائدین علاقائی سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے علاقہ جات میں تربیتی کلاس کا اجراء کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ اصل تربیتی کلاس جو مرکز میں منعقد ہونے والی ہے زیر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات کے تحت جس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس سے متوقع نتائج برآمد ہو سکیں اور اس سے خدام احمدیت صحیح طور پر مستفید ہو سکیں اور مرکزی تربیتی کلاس سے تعلیم اور استفادہ کرنے والے خدام دوسروں کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکیں۔ آمین۔

تربیتی کلاس کی اہمیت آپ پر عیاں ہے اس کا قیام محض اسی بناء پر حضور اقدس نے پسند فرمایا تھا کہ نوجوانان احمدیت مرکز میں آکر ایک تو مرکز کی برکات سے مستفید ہوں دوسرے یہاں سے تعلیم حاصل کر سکے جو خالص دینی اور اخلاقی ہو گی۔ دوسروں تک احمدیت کی صحیح صحیح تعلیمات پہنچا سکیں۔ اس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ پہلے قائدین علاقائی اپنے اپنے علاقوں میں کلاسز کا اہتمام کریں اور ان میں جس قدر زیادہ سے زیادہ خدام کی شرکت ممکن ہو کوشش کی جائے کہ وہ شریک ہوں اور پھر ان کلاسز کے نتائج کے پیش نظر اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہونے والوں کو مرکزی تربیتی کلاس کے لئے منتخب کر کے ان کی اطلاع مرکز کو دی جائے۔

ان کلاسز کے نتائج کی اطلاع مرکز کو پندرہ ستمبر تک پہنچ جانی چاہیئے تا کہ مرکز اس انتخاب کو مدنظر رکھتے ہوئے صحیح طور پر پروگرام مرتب کر سکے۔

امید ہے قائدین اس امر کی طرف خصوصی توجہ منعطف فرمائیں گے اور مجلس مرکزیہ کو جلد از جلد مطلع فرمانے کی کوشش کریں گے کہ کب ان کلاسز کا اجراء کر رہے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) بڑے تاجر۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اسمیں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲۴ دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) صناع مستری لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیش کردہ:۔ وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۲۴۲: میں نور محمد ولد ملک گلاب خاں قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۵۷/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نور محمد کارکن دارالقضاء ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد مرزا نذیر علی کارکن دفتر وصیت ربوہ

گواہ شد محمد شفیع کارکن دفتر بیت المال ربوہ

نمبر ۱۵۲۴۵: میں رحمت بی بی زوجہ نور محمد صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ ۱۲۵/- زیور کانٹے اور تاویز مالیتی ۱۰۰/- روپیہ کل ۲۲۵/- جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ رحمت بی بی

گواہ شد مرزا نذیر علی کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد نور محمد ولد ملک گلاب خان خاوند موصیہ کارکن دارالقضاء ربوہ

نمبر ۱۵۳۴۷: میں نیاز بیگم زوجہ ملک بشیر احمد خاں قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم روڈ تلوکچند سنگھ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) کڑے طلائی پانچ تولے وزن قیمت مبلغ ۶۱۰/- روپے بحساب ۱۲۲/- روپے فی تولہ (۲) انگوٹھی طلائی ۴ ماشہ وزن قیمت ۴۰/- روپے بحساب ۱۲۲/- روپے فی تولہ (۳) بالیاں طلائی ایک تولہ وزن قیمت مبلغ ۱۲۲/- روپے بحساب ۱۲۲/- روپے فی تولہ۔ (۴) اس کے علاوہ مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ حق مہر ہے جو میں وصول کر چکی ہوں اور خرچ کر چکی ہوں اس طرح کل جائیداد مبلغ ۷۷۲/- روپے کی ہے۔ میری اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ بقلم خود نیاز بیگم ۲۲/۲/۵۹

گواہ شد مبارک احمد خاں احمدی ۱۳ جمبر سٹریٹ محلہ ولی امتہ فلیمنگ روڈ لاہور بقلم خود ۹/۲/۵۹۔

گواہ شد بشیر احمد خان خاوند موصیہ مسلم روڈ۔ مسلم سٹریٹ ۳۲ تلوکچند سنگھ لاہور

درخواست دعا

مکرمی والدہ زوجہ لیفٹننٹ فضل احمد خاں صاحب مرحوم (ابن چوہدری چھجو خاں صاحب مرحوم) کی دائیں ٹانگ پر عرصہ نو ماہ سے زخم چلا آرہا ہے کئی اپریشن ہو چکے ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(امۃ السلام بنت چوہدری فضل احمد خاں صاحب مرحوم ابن چوہدری چھجو خاں صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ آف سادھوکہ شہر ملتان)

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹ پر مبنی لیبر اور میٹریل کے واسطے شرح فی صد زخ کے سر بمہر ٹنڈر دستخط کنندہ ذیل کو مقررہ فارموں پر ۲ ستمبر کے ساڑھے بارہ بجے دن تک مطلوب ہیں۔ مقررہ فارم اس دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۲ ستمبر کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک حاصل کئے جا سکتے ہیں ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے رب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت مع شرح ٹنڈر	زرضمانت جو ڈی پی ایم لاہور کے پاس جمع کرنا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
۱۔ ریلوے کالونی سیالکوٹ میں اسٹیشن کی عمارات پلیٹ فارمز اور سٹاف کوارٹرز وغیرہ کی جنہیں جولائی ۱۹۵۹ء کے سیلاب اور شدید بارشوں سے نقصان پہنچا ہے خصوصی مرمت	(دس ہزار)	۱۰۰/-	۶ ماہ

۲۔ وہ ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ۲ ستمبر ۱۹۵۹ء سے پہلے پہلے اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی حالت اور تجربہ کے متعلق سندات ہمراہ لاکر اپنے نام درج کرالیں۔

۳۔ تفصیلی شرائط دیگر کوائف، زخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول اور تخمینہ وغیرہ اس دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ۲ ستمبر ۵۹ء سے پہلے پہلے ڈویژنل پے ماسٹر این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ شرح فی صد زخ مکمل اعداد میں درج کریں۔ کسور پر مشتمل زخ مسترد کر دئے جا سکتے ہیں۔

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

لیڈر بقیہ ص ۲

دعوے کو پہچانے بغیر ان کی تکذیب کردی اور آخری ظلم یہ کیا۔ کہ ان کے انجام کو جانے بغیر انہیں قتل کردیا۔ توریت میں مشی کا بار بار ذکر آیا ہے وہی مسیح ہے۔ مگر اس کے نسبی ہونے کا ذکر کہیں نہیں ہے۔ نہ ہی اس کے شرع ناسخ لانے کا ذکر ہے۔ ایسا ہی فارقلیط کا ذکر ہے۔ جو اکمل عالم انسان کو کہتے ہیں۔ اور اس طرح یہ ایک ہیں۔

(الملل والنحل الشہرستانی حاشیہ الفصل فی الملل والنحل ابن حزم جلد ۲ صفحہ ۵۰،۵۱ مطبوعہ مصر)

حاصل کلام یہ ہے کہ قرآن کریم کی رو سے عنانیہ ہرگز یہودی فرقہ نہیں ہو سکتا۔ اور اسی عدالت کی بناء پر یہ فرقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صرف نیک اور ولی اللہ مانتا تھا نبی اللہ نہیں مانتا تھا۔ اگر شیخ طفیل احمد صاحب اس نتیجہ سے اختلاف رکھتے ہیں تو ان کو عنانیہ کو یہودیوں کا فرقہ ثابت کرنے کے لئے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ عنانیہ بھی (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ حضرت مریم صدیقہ پر بہتان لگاتے تھے۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ اسلئے عنانیہ کو انہیں لازماً عیسائی فرقہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کیونکہ قرآن کریم کی رو سے حضرت عیسیٰ پر ایمان لانے والوں اور آپ کا انکار کرنے والوں کے صرف دو طبقوں کا ہی ذکر ہے۔ کسی ایسے فرقہ کا ذکر نہیں ہے۔ جو ان پاکبازوں پر بہتان بھی لگاتا اور ان کو نیک ولی اللہ اور نبی اللہ بھی مانتا ہو۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے جیسا کہ عیسائیوں کی ذہنیت ہے کہ امتی نبی بھی مانے اور یہ بھی کہے کہ آپ نے ہرگز نبوت کا دعوے نہیں کیا۔ اگر عنانیہ کی یہ دو رنگی ذہنیت تھی تو مماثلت اور بھی واضح ہو جاتی ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

کمیونسٹوں کے ہاتھوں تبت میں اسّی ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں

”ممکن ہے کمیونسٹ حکمرانوں نے پنچن لامہ کو بھی گرفتار کر لیا ہو“

دلائی لامہ کا بیان

مسوری ۲۵ اگست دلائی لامہ نے کہا ہے کہ تبت کی جنگ آزادی جاری ہے۔ مشرقی تبت کے گیارہ نامی علاقے میں اس وقت تک پچاس ہزار گھمبا چینی حکومت کے خلاف برسر پیکار ہیں تھے۔ اب بہت سے دوسرے اشخاص بھی ان سے جا ملے ہیں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس وقت تک اسّی ہزار تبتی ہلاک ہو چکے ہیں

دلائی لامہ بھارتی اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ بیس ہزار تبتی صرف دارالحکومت لاسہ میں چینیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک ہوئے ہیں۔ آپ نے کہا بہت ممکن ہے کہ چینیوں نے پنچن لامہ کو بھی گرفتار کر لیا ہو حالانکہ کمیونسٹوں ہی نے انہیں اقتدار کی گدی پر بٹھایا تھا۔ آپ نے کہا کہ پنچن لامہ کو ملک قوم۔ وطن اور مذہب کا احساس ہے۔ اور انہوں نے ان سارے مظالم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جو چینی سفاکوں کی طرف سے وطن پرست تبتیوں پر ڈھائے گئے ہیں۔

آپ نے کہا نیشنلسٹ چین ریڈیو نے پنچن لامہ کی گرفتاری کی اطلاع نشر کی ہے اور مجھے اس اطلاع سے کوئی تعجب نہیں ہوا کیونکہ چینی حکام کے عزائم مجھ پر بخوبی واضح ہیں۔ آپ نے کہا کہ پنچن لامہ کے والد ارادہ کے بڑے پکے تھے اور وہ تبتی قوم اور بدھ مت کے وفادار تھے ہو سکتا ہے کہ چینیوں نے انہیں طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی ہوں۔ جن سے پنچن لامہ کے احساسات مجروح ہوئے ہوں۔ آپ نے کہا مجھے خاص ذرائع سے جو اطلاعات ملی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ باغیوں سے ذرہ بھر بھی ہمدردی رکھتے ہیں وہ چینیوں کے نزدیک غدار کہلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ چینیوں کے شکنجے میں آجاتے ہیں۔

مغربی پاکستان میں زرعی اعداد و شمار

کراچی ۲۵ اگست مغربی پاکستان میں زرعی اعداد و شمار کے سلسلے میں زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں پٹواریوں اور پتے داروں کے لئے ایک کتابچہ ہدایت تیار کیا جا رہا ہے جو غالباً چند دن تک مکمل ہو جائے گا۔ ڈپٹی سنسس کمشنر کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہوگا۔ مغربی پاکستان میں بطور نمونہ سات ہزار پانچ سو دیہات زرعی اعداد و شمار کیلئے منتخب کئے جائیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ پانچ دیہات میں سے ایک کو اس مقصد کے لئے چن لیا جائیگا۔ مغربی پاکستان میں زرعی اعداد و شمار جمع کرنے کا کام ۱۹۶۰ء سے شروع ہوگا۔

”پریس کی آزادی سلب نہیں کی جائیگی“۔ وزیر تعلیم و نشریات کا بیان

پاکستان میں پریس کی کارکردگی پر اظہار اطمینان

ملتان ۲۵ اگست۔ وزیر تعلیم و نشریات مسٹر حبیب الرحمٰن نے یقین دلایا ہے کہ نئی حکومت پریس کی آزادی سلب نہیں کرے گی۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کے اخبارات جس طرح کام کر رہے ہیں۔ اس سے میں بہت خوش ہوں۔

وزیر تعلیم سے آج ایک نیوز کانفرنس میں یہ پوچھا گیا کہ پریس کمیشن نے صحافت کے میدان میں جن خامیوں اور ناپسندیدہ کارروائیوں کی نشاندہی کی ہے۔ ان سے نپٹنے کے لئے حکومت کیا اقدام کرنا چاہتی ہے؟ وزیر تعلیم نے جواب دیا کہ مجوزہ پریس ایکٹ حالات کی اصلاح کرے گا۔ کمیشن نے صحافیوں کی ایک جنرل کونسل قائم کرنے کی بھی سفارش کی ہے۔ یہ کونسل بھی ان خامیوں کی اصلاح کرے گی۔

وزیر تعلیم نے ایک سوال پر بتایا کہ موجودہ حکومت چاہتی ہے کہ مرکز پالیسی بنانے کے معاملے میں بڑا مضبوط اور با اختیار ہو۔ البتہ پالیسی پر عملدرآمد کے سلسلے میں وہ مقامی اداروں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دینے کی حامی ہے۔ وزیر تعلیم نے کہا۔ حکومت اس تجویز کی افادیت پر بھی غور کرے گی کہ پی آئی اے کے طیارے اخبارات کی تقسیم کے لئے ملتان اور لائل پور میں ٹھہرا کریں، تاہم لائل پور، ملتان اور دوسرے شہروں کو پی آئی اے کی پشاور راولپنڈی لاہور، کراچی سروس سے ملا دینے کی صورت میں فضائی سروس میں تاخیر ہوگی۔ اور اخراجات میں بھی اضافہ ہوگا۔

وزیر تعلیم نے صدر جنرل محمد ایوب خاں کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان انتہائی خوش ہے کہ اب ایک محنتی اور سچا مسلمان مملکت کا سربراہ ہے۔

تاریخ احمدیت حصّہ دوم

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش تھی کہ جتنی جلدی ہو سکے۔ تاریخ احمدیت مدوّن ہو جانی چاہیئے۔ چنانچہ حضور نے اس اہم کام کے لئے بعض علماء سلسلہ کو مقرر فرمایا تھا۔ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ تاریخ کی تدوین کا کام بہت حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ تاریخ سلسلہ کی پہلی جلد جلسہ سالانہ پر طبع ہو کر احباب جماعت کے ہاتھوں میں پہونچ چکی ہے۔ اب دوسری جلد بھی عنقریب تیار ہو رہی ہے جو ۱۸۸۲ء سے ۱۸۹۷ء تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ حجم تقریباً ساڑھے پانچ صد صفحات سائز ۲۲×۲۶

ملنے کا پتہ:- ادارۃ المصنفین خلافت لائبریری۔ ربوہ

درخواست ہائے دعا (۱) خاکسار کے والد مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب ایڈیٹر ریڈیو ڈائجسٹ (انگریزی) لاہور میں بوجہ گردہ درد بیمار ہیں نیز میرا چھوٹا بھائی مبرور احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بخار چھ سات دن سے بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر دو کو جلد کامل صحت عطا فرما دے۔

(منصور احمد بشیر ربوہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ آج تکلیف بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبد القادر گنج مغلپورہ لاہور

صداقت احمدیت کے متعلق تمام جہان کو چیلنج

بزبان انگریزی اردو

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

افسوسناک وفات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ دہلی کے بڑے فرزند مکرم منیر احمد صاحب دہلوی مؤرخہ ۱۹ اگست ۱۹۵۹ء بروز بدھ ساڑھے دس بجے صبح بقضائے الٰہی راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت مرحوم کی عمر اندازاً چونتیس پینتیس سال تھی۔ انہیں بچپن ہی سے غشی کے دورے پڑا کرتے تھے۔ بہت کچھ علاج معالجہ کے باوجود مستقل افاقہ کی صورت پیدا نہ ہوئی ۱۲ اگست کو اسی دورے کی تکلیف ہوئی جو بڑھتی ہی چلی گئی۔ اور بالآخر ۱۹ اگست کو ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں وہ راہی ملک عدم ہوگئے۔ مرحوم بہت کم گو۔ ملنسار اور شریف الطبع نوجوان تھے۔ ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آتے تھے۔ نیز اپنی خاندانی روایات کے مطابق دین کے ساتھ دلی تعلق اور گہرا لگاؤ تھا اور احمدیت کے ساتھ خاص انس رکھتے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے بھائیوں اور بہنوں اور اہلیہ کو جو سب راولپنڈی میں سکونت رکھتے ہیں صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح اور ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللّٰھم آمین (مسعود احمد) معرفت مختار احمد صاحب دہلوی نیا محلہ کالج روڈ راولپنڈی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

						شام
برائے لاہور	۵-۱۵	۶-۱۵	۹-۳۰	۱-۰	۴-۰	۷-۰
برائے سرگودھا خوشاب	۸-۱۵	۱۲-۳۰	۲-۳۰	۶-۱۵	۱-۱۵	۱۱-۱۵

گاڑی بارش یا سواری کی زیادتی کی وجہ سے چند منٹ لیٹ ہو سکتی ہے۔

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ